غلام احمد قادیانی (الہام)

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶ ششماہی ۳/۸ سہ ماہی ۲ بیرون ہند ۸

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۳) | مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں ؛

حضرت نواب محمد علی خان صاحب تشریف لائے ہیں مگر سُنا ہے کہ ابھی مستقل قیام نہیں ہو گا ؛

جناب مولانا سید سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حدیث کا درس دینا شروع فرمایا ہے

چند مذہبی سکھوں کے کیس اور لبیں کاٹی گئیں ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اسلامی نام رکھے ہیں ان میں ایک معمر نو مسلم ہیں ۔ جن کا اپنی قوم میں خاص اثر ہے ۔ خدا تعالیٰ انہیں پکے مسلمان بنائے ۔

باوجود ہندوؤں وغیرہ کی بے جا مخالفت کے قادیان سمال ٹاؤن ایکٹ کے قرار دیا گیا ہے ۔ اور اسکے خلاف عذرات کے لئے تین ماہ کی مہلت دی گئی ہے ؛

نظم

تشریف بری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بہ یورپ

(از جناب مولوی محمد احمد صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی وکیل کپورتھلہ)

سوئے لندن قادیاں آید ہمے
بر زمینے آسماں آید ہمے

مشرق و مغرب از و یکجا شود
ایں چنیں صاحبقراں آید ہمے

یورپ از جنگ و جدل شد ریش ریش
مرہم خستہ دلاں آید ہمے

باش تا از "قُم باذنی" ہائے او
در تن ذات روح درواں آید ہمے

حکمتِ یونانیاں خواہد برفت
حکمتِ ایمانیاں آید ہمے

گلّہ چندیں بمغرب گم شدہ
جستجوئے گلّہ باں آید ہمے

ہر گلے را رنگ و بوئے نو دہد
در گلستاں باغباں آید ہمے

تا شوی از فیضِ خاصش بہرہ ور
میزبانے میہماں آید ہمے

تا دہد جسمانیاں را روحِ نو
قبلۂ روحانیاں آید ہمے

نقشِ دہریت شود تا محو دہر — ذاتِ خالق را نشاں آید ہمے
در کفِ اُو دُرِّ حکمت بے شمار — یعنی بحرِ بیکراں آید ہمے
تا برانگیزد زِ مغرب آفتاب — نیّرِ اسلامیاں آید ہمے
ما ز دردِ دُوریش بیگانہ ایم — رفتنش بر ما گراں آید ہمے

الوداع فاللّٰہ خیرٌ حافظا
شاد باشد - کامراں آید ہمے

اخبار احمدیہ

ایک ملکانہ عورت کی دلیری

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال جب موضع جے سنگھا پور ضلع فرخ آباد میں شُدھی ہوئی تھی۔ اس وقت ہم نے پبلک پر ظاہر کیا تھا کہ کئی ایک کو زبردستی اشدھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک لڑکا مسمی اسمٰعیل کو جو اب مر گیا ہے۔ ہاتھ کپڑے سے باندھکر اشدھ کیا گیا۔ نیز عورتوں کو بھی جبراً اشدھ کیا گیا اُن کے لہنگے اُتروا کر دھوتیاں پہنائی گئیں۔ جن کو وہ عورتیں پہننا نہیں چاہتی تھیں۔ اسوقت تو آریہ مترہمارے بیان کو جھٹلا رہے تھے۔ مگر اب واقعات اس امر کی پوری پوری تصدیق کر رہے ہیں کہ اشدھی واقعی زبردستی کی گئی تھی ؛

چنانچہ میاں جان ساکن جے سنگھا پور کی بیوی مدت سے اس فکر میں تھی۔ کہ کبھی اس کو اپنے والدین کے ہاں جانے کا موقع ملے۔ لیکن میاں جان جو مرتدین جے سنگھا پور کا سردار ہے۔ کسی طرح اس بیکس عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر جانے نہیں دیتا تھا۔ کیونکہ اُسے علم تھا کہ یہ وہاں جاکر مُسلمان ہو جائیگی۔ اتفاق سے اب اس عورت کی ماں مرگئی۔ مجبوراً اُسے بھیجنا پڑا۔ اس مسلم عورت نے اپنے والدین کے گھر آتے ہی اپنے خاوند میاں جان کو صاف جواب دیدیا کہ جاؤ اب میں تمہارے پاس نہیں آسکتی۔ کیونکہ تم مرتد ہو گئے ہو۔ اور میں شدھ نہیں ہوئی تھی۔ اب میاں جان کبھی لالچ دیتا ہے۔ کبھی دھمکاتا ہے۔ کبھی اولاد کی مامتا جتا کر اس مسلم عورت کے ایمان کو ہلانا چاہتا ہے۔ مگر یہ صاف جواب دیتی ہے۔ کہ مجھے اسلام کے مقابل پر نہ کسی لالچ کی ضرورت ہے نہ اولاد کی خواہش ہے۔ میں تو اپنے

بھائی کے گھر جو روکھی سوکھی ملیگی۔ کھاؤنگی۔ اگر بھائی نہ دیگا۔ تو خود محنت اُٹھاونگی۔ مگر تمہارے ہاں نہیں آؤنگی۔

اس واقعہ سے کھلا کھلا ثبوت اس بات کا ملتا ہو کہ آریوں نے کس طرح شدھی کیلئے کیسے جبر سے کام لیا ہے۔

محمد شفیع اسلم امیر المجاہدین۔ فرخ آباد

سکول میں تعطیلات کے متعلق اعلان

اس سال مجلس ناظم نے موسمی تعطیلات کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۴ء سے چھ ہفتے کے لئے بند ہو۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۴ر اگست سے ۲۶ ستمبر تک بند رہے۔ چونکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعطیلات میں ابھی کافی وقفہ ہے۔ اس لئے جملہ مدرس اور طلباء خوب سرگرمی سے اپنی پڑھائی کے کام میں مصروف ہیں۔ یقین ہے۔ کہ نصف پڑھائی تعطیلات سے پہلے ختم ہو جائیگی۔ والدین اور سرپرستان طلبا کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ موسمی تعطیلات سے پہلے اپنے بچوں کو رخصت دینے کے لئے نہ لکھیں۔ اس سے ان کی تعلیم میں سخت ہرج ہو گا۔ والسلام

خاکسار قاضی عبداللہ۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

مُبلغ کی ضرورت

چونکہ ممبران انجمن احمدیہ حصار کی تبلیغی کوششوں کو دیکھ کر اور زیر تبلیغ لوگوں کے سوالوں سے تنگ آکر یہاں کے ایک مولوی نے لوگوں کو غلط بیانیوں سے بدظن کرنے اور غلط فہمی پھیلانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس لئے احمدی برادران سے مودبانہ التماس ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے پوری واقفیت ہو۔ اور وہ کم از کم ایک ماہ کے لئے قربانی فرما کر حصار تشریف لاسکیں۔ تو آجائیں۔ ان کا کرایہ آمد و رفت اور خرچ خوراک انجمن احمدیہ حصار کے ذمہ ہو گا۔ اور جملہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جن کی ضرورت پیش آئیگی۔ مہیا کرنا انجمن احمدیہ حصار کا فرض ہو گا۔ چونکہ ممبران انجمن احمدیہ حصار قریباً تمام ملازمت پیشہ ہیں۔ اور اوقات ملازمت ایسے ہیں کہ وہ اس قدر وقت اس طرف صرف کرنے کا موقعہ نہیں پاتے۔ اس لئے یہ التماس کی گئی ہے

خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ گورنمنٹ کیٹل فارم۔ حصار۔

طلباء کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں میں نے اعلان کیا تھا کہ جو لوگ دارالامان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ پہلے نظارت تعلیم و تربیت سے مشورہ و اجازت لے لیا کریں۔ اس اعلان میں وہی طالب علم مخاطب ہیں۔ جو قادیان میں کچھ عرصہ کے لئے تعلیم وغیرہ حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں۔ اور ان کے اخراجات کا بار سلسلہ کے کسی فنڈ پر اثر پڑتا ہے۔ نہ کہ عام طلباء کے لئے جو اپنے اخراجات پر باقاعدہ مدرسوں میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اپنے اپنے اخراجات پر پڑھنے والے طلباء براہ راست منیجران مدارس سے خط و کتابت کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

میدان ارتداد میں تعمیر مساجد

ناظرین کرام کو معلوم ہو گا کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا موضع اکبر پور ضلع فرخ آباد میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ جو بالکل تیار ہو چکی ہے۔ اب خدا کے فضل سے موضع واحد پور ضلع فرخ آباد میں بھی مسجد تیار ہو رہی ہے۔ اسکی بنیاد جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم امیر المجاہدین فرخ آباد نے ۲۰ر جون کو رکھی۔ یہ وہ گاؤں ہے۔ جہاں برہمنوں کی پوجا ہوا کرتی تھی۔ اور دیوالی اور دسہرہ منایا جایا کرتا تھا۔ اب احمدی مبلغوں کی کوششوں سے یہ لوگ اس قابل ہو گئے ہیں کہ انکو نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی ضرورت ہے۔

خاکسار عبدالرشید مبلغ - واحد پور۔ ضلع فرخ آباد

درخواست دُعا

جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کو دیر سے مرض ماشرہ ہے بہت علاج ہوئے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ احباب سے استدعا ہے کہ ان کے لئے دُعا فرماویں۔

(۲) منشی عبدالرحمٰن صاحب جو دفتر دعوت و تبلیغ میں کلرک ہیں۔ عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ دین محمد کاتب الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۱ر جولائی ۱۹۲۴ء

"الفضل" کی وضع جدید

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا جو بے نظیر مضمون نئے سائز کے پہلے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس سے قبل ذیل کا مضمون لکھا گیا تھا۔ اس کی اشاعت دیگر اہم مضامین کی وجہ سے ملتوی رہی ۞

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت اور معاونین اخبار کی نوازش سے کارکنان "الفضل" کو یہ توفیق نصیب ہوئی ہے کہ اب وہ "الفضل" کو اس شکل و صورت میں شائع کر رہے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے جاری کرتے وقت اس کی تجویز فرمائی تھی یہ امر نہ صرف ہمارے لئے بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر و خوشی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن "الفضل" ترقی کے میدان میں ایک اور قدم بڑھا رہا ہے۔ اور ایسی صورت میں بڑھا رہا ہے۔ جبکہ خریداران اخبار پر کچھ بھی مزید خرچ نہیں ڈال رہا ۞

اگر اس ترقی کے متعلق یہ کہا جائے کہ "الفضل" نے اپنی زندگی کے گذشتہ گیارہ سال میں جو خدمات سرانجام دی ہیں انکی قبولیت اور قدردانی کا نتیجہ ہے۔ تو غالباً یہ اتنا درست نہ ہوگا جتنا یہ کہنا کہ یہ اس اخلاص و للہیت کا صدقہ ہے جس پر "الفضل" کے مقدس بانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بنا رکھی تھی۔ یوں تو ہر کام کی ابتدا اپنے اندر مشکلات رکھتی ہے۔ اور کسی چھوٹے سے چھوٹے کام میں بھی سعی اور کوشش کے بغیر کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ لیکن ایک محدود اور غریب جماعت میں خاص شان اور مخصوص طریق پر ایک ایسی بستی سے جہاں سے سامان طباعت کا گراں سے گراں قیمت پر بھی مہیا ہونا مشکل ہے۔ اخبار جاری کرنا اور پھر اسے قائم رکھنا بہت بڑے عزم اور استقلال کا ثبوت ہے پہلے سال جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "الفضل" جاری کیا۔ تو علاوہ اس ذاتی محنت اور شفقت کے جو حضور خود اخبار کے لئے کرتے رہے ایک رقم قلیل اس پر صرف فرمائی۔ اور جب خدا تعالیٰ نے منصب خلافت پر ممتاز فرما کر جماعت کی ہر طرح کی حفاظت اور نگہبانی تعلیم و تربیت اور دیگر بے شمار فرائض آپ کے سپرد کئے۔ تو بھی حضور کو "الفضل" کا خاص خیال رہا اور جیب خاص سے اس کے اخراجات صرف فرماتے رہے۔ پہلے سال کے خاتمہ پر جب آمد و خرچ کا مقابلہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قریباً چار ہزار روپیہ حضور کو اپنی گرہ سے دینا پڑا۔ اس کے بعد بھی حضور ذاتی مصارف سے "الفضل" کے اخراجات پورے فرماتے رہے۔ ایک دفعہ کے متعلق مجھے یاد ہے کہ جب روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام رکنے لگا تو حضور نے ایک نہایت عمدہ موقع کا قطعہ زمین فروخت کر کے روپیہ اخبار پر صرف کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور چونکہ تنگی انتہا کو پہنچ چکی تھی اس لئے اعلان اسطرح کیا گیا کہ جو صاحب بذریعہ تار روپیہ بھیجیں گے انہیں وہ زمین دی جائیگی اس طرح وہ قطعہ فروخت کر کے اخراجات چلائے گئے۔ یہ صرف ایک واقعہ عرض کیا گیا ہے۔ ورنہ بیسیوں دفعہ حضور نے اخبار کے لئے تکلیف اٹھائی۔

ان حالات میں سے گذر کر جب اخبار خدا کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کے قابل ہو گیا۔ تو حضور نے اخبار معہ کئی ہزار کے ساز و سامان کے سلسلہ کے لئے وقف فرما دیا۔ اور اس کی آمدنی سلسلہ کے سپرد کر دی۔ پس اب اگر "الفضل" ترقی کی طرف قدم اٹھا رہا ہے تو اس لئے کہ اس کی بنیاد مقدس ہاتھوں نے نہایت اخلاص سے رکھی انہی ہاتھوں نے اسکی آبیاری کی۔ اور وہی ہاتھ اب بھی اسکی پشت و پناہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ "الفضل" کو اس سعادت عظمیٰ سے بہرہ اندوز رکھے اور پیش از پیش اسکے حصول کی توفیق بخشے۔

ممکن تھا۔ اخبار کی تقطیع میں اضافہ کرنے کے لئے کچھ عرصہ اور حالات کی موافقت اور سہولیت کا انتظار کیا جاتا۔ لیکن سلسلہ کی روز افزوں ضروریات اور اہم امور کے متعلق جماعت کی جلد سے جلد راہنمائی کی خاطر یہی مناسب سمجھا گیا کہ جس قدر جلدی تقطیع بڑھا دی جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ اور اگرچہ یہ اضافہ پیش آمدہ ضروریات اور کارکنان کی خواہشات کے مطابق نہیں ہے لیکن پھر بھی امید ہے پہلی حالت کی نسبت ایک حد تک زیادہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ۞

ناظرین اخبار سے یہ بات مخفی نہیں کہ ایک معمولی مضمون مناسب وقت اور موقع پر شائع ہو کر جس قدر مفید اور موثر ہو سکتا ہے اسقدر اہم سے اہم مضمون بے وقت اور بے موقع شائع ہو کر مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسانی طبیعت بے محل بات کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم۔ اور بہت تھوڑا اثر قبول کرتی ہے اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود بارہا ایسا ہوا ہے کہ اور مضامین تو الگ رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور تقریریں کئی کئی ہفتوں کے بعد اخبار میں درج کی جاسکی ہیں۔ اسی طرح کئی دفعہ بعض اہم اور ضروری معاملات بہت دیر کے بعد پیش کئے جاسکے ہیں۔ اور کئی باتیں تو موقع گذر جانے کی وجہ سے بے محل سمجھ کر نظرانداز کر دی جاتی رہی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض ایسے معاملات جن پر ملک میں خاص چرچا ہوتا ہے۔ اظہار رائے اس وقت نہیں کی جاسکتی۔ جبکہ طبائع میں ان کے متعلق ہیجان اور جوش ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان و غیر ممالک کی ضروری خبروں کو جن سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اول تو جگہ ہی بہت تھوڑی دی جاتی رہی۔ اور پھر وہ بھی بعض اوقات دیگر ضروریات میں صرف کر لی جاتی رہی۔ یہ اور اسی قسم کے اور نقائص ناظرین کرام کی نسبت ہمارے لئے زیادہ تکلیف دہ اور رنج افزا تھے۔ اور ہم سمجھتے ہیں موجودہ تغیر سے ان کا کلی ازالہ ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی کسی حد تک بہتری کی ضرور امید ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی امید ہے۔ کہ جب ہم ان نقائص کو دور کرنے کے لئے عملی طور پر جد و جہد کرینگے۔ اور اپنی طرف سے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ تو احباب کرام اور ناظرین عظام بھی اس بارے میں [illegible] فرمائینگے۔ اور اخبار کی اشاعت بڑھانے میں سرگرمی دکھا کر ہمیں جلد سے جلد اس قابل بنا دینگے۔ کہ ہم اخبار کو اور ترقی دے سکیں حتیٰ کہ وہ دن آجائے۔ جب "الفضل" روزانہ شائع ہونے لگے۔ اور اس طرح ان تمام مجبوریوں کا انسداد ہو جائے۔ جو اب عدم گنجائش کی وجہ سے پیش آتی ہیں ۞

اس وقت ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے سہارے اور معاونین اخبار کی گذشتہ قدردانی اور توجہ فرمائی پر بھروسہ کرتے ہوئے اخبار کو بڑے سائز پر شائع کرنے کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ اور امید نہیں بلکہ یقین ہے۔ احباب صرف نئے اخراجات نئے خریداروں کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کرینگے۔ بلکہ اپنی قدردانی کا اس سے بھی بڑھ کر ثبوت دیں گے۔ تاکہ ہم بہت جلدی اور ترقی دینے کے قابل ہو سکیں ۞

اس موقع پر ہم اپنی جماعت کے اہل علم و اہل قلم اصحاب کی خدمت میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی معروضات آج تک نہایت مایوس کن ثابت ہوئی ہیں۔ تاہم ہمارا کام توجہ دلانا ہے اور ہم اس وقت تک توجہ دلاتے رہیں گے جب تک خاطر خواہ نتیجہ نہ پیدا ہوگا۔ اور وہ گذارش یہ ہے۔ کہ تمام پڑھے لکھے اصحاب اور [illegible]

ان بزرگان ملت کو جن کی علمیت اور قابلیت خدا کے فضل و کرم سے مسلّمہ ہے۔ قلم کے ذریعہ بھی خدمت دین کی سعی اور کوشش فرمانی چاہیے۔ اگر مسلسل نہیں۔ تو کبھی نہ کبھی ضرور اہم اور ضروری مسائل پر خامہ فرسائی کرکے اخبارات سلسلہ کے حوالہ کرنی چاہیئے۔ مجھے نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس طرف ہمارے احباب کو بہت کم بلکہ کچھ بھی توجہ نہیں ہے۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ باوجود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلانے کے پھر بھی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ اور اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ سوائے جناب قاضی اکمل صاحب کے کوئی صاحب ایسے نہیں ہیں۔ جنہیں اخبار الفضل کا مستقل قلمی معاون کہا جاسکے بیشک بزرگان دین وملت کے سپرد اور بہت سے فرائض ہیں۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ان کا ایک ایک لمحہ نہایت مصروفیت اور مشغولیت میں گذرتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ تبلیغ دین اور ہدایت خلق اللہ کے لئے قلم اٹھائیں بیجا نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی خدا داد قابلیت و علمیت و خدمات دین میں مشغولیت ہی تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ مضامین نویسی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے بعض نوجوانوں میں مضمون لکھنے کا شوق پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ کے صاحب قلم اصحاب کو ایسے نوجوانوں پر ابھی سے تحریری کام کا سارا بوجھ ڈال کر اپنے آپ کو فارغ نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ ان کی تربیت اور راہ نمائی کے خیال سے بھی اپنے مضامین ان کے لئے بطور نمونہ پیش کرنے چاہئیں۔

کاش میری یہ التماس قابل پذیرائی سمجھی جاسکے۔ اور میں الفضل کے بڑے صفحات میں جماعت احمدیہ کے قابل تعظیم بزرگوں اور اہل قلم حضرات کے مضامین شائع کرنے کا فخر حاصل کرسکوں۔ اور ناظرین کرام کے لئے ان سے مستفیض ہونے کا موقعہ بہم پہنچا سکوں۔

"الفضل" کے صفحات میں اضافہ کرتے ہوئے ایک بات جو کسی قدر تشویش کر رہی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ممکن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات (خطبات اور دوسری تقریریں وغیرہ) جو اخبار کے لئے بطور جان۔ اور ناظرین کرام کے لئے بطور روح ہیں۔ حضور کے سفر یورپ اختیار کرنے کی وجہ سے مسلسل اور جلد سے جلد نہ پہنچائے جاسکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ امید بھی ہے۔ کہ جو احباب اس سفر میں حضور کے ہم رکاب ہونگے۔ وہ اپنے پیارے امام کے متعلق جماعت احمدیہ کے اشتیاق اور احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف حضور کی ہر ایک تقریر جماعت کو پہنچانے کی سعی کرتے رہیں گے۔ بلکہ حضور کے روزانہ مفصل حالات بھی لکھتے رہیں گے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اخبار کی مقبولیت میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔ کیونکہ احباب کرام کو اپنے پیارے امام کے حالات معلوم کرنے کے لئے اخبار کی ضرورت کا خاص طور پر احساس ہوگا۔

آخری مگر نہایت ضروری گذارش یہ ہے۔ کہ احباب کرام کارکنان الفضل کے لئے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اخلاص کے ساتھ "الفضل" کے ذریعہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ ان کی مساعی کو موثر اور بار آور بنائے اور "الفضل" مخلوق خدا کے لئے اسم بامسمّٰی ثابت ہو۔

مسلمان اور ان کے واعظ
مصلح ربانی کے بغیر اصلاح ناممکن ہے

آج مسلمان کہلانے والوں کی حالت اس حد تک خستہ ہو چکی ہے۔ کہ ان کے واعظ بھی ان کی اصلاح و درستی سے مایوس ہوگئے ہیں۔ اور ان کی مایوسی اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ وہ نام نہاد وعظ و نصیحت سے بھی دست بردار ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسلمانوں کے ایک مشہور واعظ۔ لیکچرار۔ اور مناظر سید قطب الدین صاحب برہمچاری نے اخبارات میں ایک اعلان کردیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔

"ٹھیک طور تاریخ معلوم نہیں۔ کب سے میں واعظ ہوں۔ اور نہیں معلوم کب سے قال اقول میں پڑا ہوں۔ اوروں کو کچھ فائدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ میں نے تو کفر کا فتویٰ ہی حاصل کر لیا۔ اب غالباً میں آخر ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء تک وعظ وغیرہ میں مصروف ومشغول رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی صاحب کسی جلسہ میں مجھے وعظ کی غرض سے تکلیف نہ دیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جس قدر مسلمانوں کو سمجھایا جاتا ہے۔ وہ اتنے ہی خرابی میں بڑھتے جاتے ہیں"

(اتحاد اسلام ۱۷؍ جون ۱۹۲۴ء)

اس اعلان سے برہمچاری صاحب کی تو شاید یہ غرض ہو۔ کہ مسلمان ان کی منتیں خوشامدیں کرکے انہیں منائیں۔ اور ان کی خدمت میں دست بستہ عرض کریں۔ کہ جو آپ کا ارشاد ہو۔ اسے ہم بسر و چشم ماننے کے لئے تیار ہیں لیکن ہماری آنکھوں کے سامنے اسے پڑھ کر مسلمانوں اور ان کے واعظوں کی عبرت ناک حالت کا نقشہ کھنچ گیا۔ کیونکہ جہاں مسلمانوں کے متعلق ایک ایسا شخص جو ہوش سنبھالنے کے وقت سے لے کر بڑھاپے تک وعظ و نصیحت کرتا رہا یہ اعتراف کر رہا ہے۔ کہ انہیں جس قدر بھی سمجھایا جائے۔ اسی قدر وہ گمراہی میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور ان کا راہ راست پر لانا ناممکن ہے۔ وہاں واعظ صاحب کی اپنی یہ حالت ہے۔ کہ باوجود اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے۔ کہ مسلمان دن بدن گمراہی اور ضلالت میں گر رہے ہیں۔ اس کے دل میں اصلاح و تبلیغ کا زیادہ جوش اور ولولہ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ وعظ و نصیحت کرنے سے ہی دست بردار ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ کیا اسلام کے سچے خادموں اور حقیقی علماء اور واعظین کی یہی شان ہونی چاہیئے۔ کہ جب اسلام پر سب سے زیادہ نازک گھڑی ہو۔ اسی وقت وہ اس کے امداد سے الگ ہو جائیں۔ اور صاف الفاظ میں اپنی علیحدگی کا اعلان کردیں مسلمانوں کی گمراہی اور بے دینی کی شدت تو اور زیادہ جوش اور اخلاص سے کام کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ نہ کہ بالکل مایوس اور ناامید ہو کر بیٹھ رہنے کو جائز قرار دیتی ہے۔ لیکن بیچارے ایسے واعظین بھی مجبور ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی اصلاح اور درستی کا کام ان کے بس کا نہیں ہے۔ وہ جس قدر اصلاح پر زور دیتے ہیں۔ مسلمان اسی قدر زیادہ بگڑتے ہیں۔ ایسے وقت میں تو ایسے ہی مصلح کی ضرورت ہے۔ جو کبھی ناامید نہ ہونے والا حوصلہ۔ کبھی نہ تھکنے والی ہمت اور کبھی نہ گھبرانے والا دل رکھتا ہو۔ اور وہ سوائے اس کے ہو نہیں سکتا۔ جسے خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث کرے۔ اور جو اپنے مقصد میں خدا تعالےٰ سے تسلی اور اطمینان پائے۔

پس اگر کوئی واعظ اپنے سالہا سال کے وعظ و نصیحت کو بے اثر دیکھ کر گھبرا اٹھتا۔ مسلمانوں کی روز افزوں گمراہی پر حیران و پریشان ہو جاتا۔ اور کسی کے فتوے سے ڈر کر تبلیغ کے کام سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیتا ہے۔ تو وہ معذور ہے۔ کیونکہ اس میں اتنا حوصلہ۔ اتنی ہمت اور اتنی طاقت ہی نہیں۔ کہ گمراہی اور ضلالت کے سیلاب کا مقابلہ کرسکے۔ اور اس میں ڈوبنے اور غرق ہونے والوں کو بچا سکے۔ یہ کام صرف وہی انسان کرسکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ اس کام کے لئے کھڑا کرے۔

اور پھر وہ لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے اس مقرر کردہ مصلح کے ذریعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہو؀

کون نہیں جانتا۔ جس طرح پر زور اور زبردست مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذہبی اصلاح کی دنیا نے کی۔ اس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ روئے زمین کا کوئی مذہب اور کسی مذہب کا کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جس نے آپ کی مذہبی مخالفت میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور نہیں لگایا۔ کیا یہودی۔ کیا عیسائی۔ کیا ہندو۔ کیا مسلمان۔ کیا سکھ۔ غرضکہ ہر مذہب وملت کے لوگوں نے آپ کے رستہ میں روڑے اٹکانے کی انتہائی کوشش کی۔ آپ پر بے انتہا ظلم وستم کئے۔ ستانے اور دکھ دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ گالیوں اور کفر کے فتووں کی کوئی حد نہ رہی۔ اور یہی حالت مسلسل اس دن سے لے کر جبکہ آپ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے وصال کی آخری گھڑی تک رہی۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ مخالفت کا یہ ختم نہ ہونے والا طوفان کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کے پائے استقلال میں جنبش پیدا کر سکا۔ اور آپ اصلاح خلق سے ناامید ہوئے ہرگز نہیں۔ حالانکہ جہاں ساری دنیا آپ کے خلاف کھڑی تھی۔ وہاں آپ تن تنہا۔ بے سروسامان اور بغیر یار و مددگار کے تھے۔ یہ بے نظیر استقلال۔ اور یہ بے مثال حوصلہ آپ میں کیوں تھا۔ صرف اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو کھڑا کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ خدا تعالےٰ نے یہ لازم قرار دے دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ضرور کامیاب ہونگے۔ جس انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وعدہ دیا گیا ہو۔ اور جس کا بھروسہ خدا تعالےٰ کی ذات پر ہو۔ اس کے سامنے خواہ مشکلات اور تکالیف کے پہاڑ بھی کھڑے ہو جائیں۔ اسے کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ ساری دنیا کی مخالفت کو کب خاطر میں لا سکتا ہے۔ بے شک وہ خود کمزور ہوتا ہے۔ اور اپنی کمزوری اور ناطاقتی کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی جانتا ہے۔ کہ میرا محافظ اور نگہبان تمام دنیا سے زیادہ طاقتور اور قوی ہے۔ یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور رسل ساری دنیا کے بالمقابل کھڑے ہوتے اور ایسی مضبوطی اور پختگی سے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں اپنی جگہ سے کوئی ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔ وہ بے سروسامان ہو کر اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ اور نہ صرف قائم رہتے ہیں۔ بلکہ دنیا کو کھینچ کر اپنی طرف لے آتے ہیں۔ اور پھر اپنی طرف آنے والوں میں بھی وہی جرأت وہی حوصلہ۔ وہی ہمت اور وہی قوت پیدا کر دیتے ہیں جو بڑی سے بڑی مشکلات میں بھی ناامیدی اور مایوسی کو پاس نہیں آنے دیتی۔ اس امر کی تصدیق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خدام کو دیکھ لیجئے کیا آپ سے بڑھ کر کسی کی مذہبی بنا پر مخالفت ہوئی۔ اور کیا آپ کی جماعت سے زیادہ دنیا کسی کی دشمن بنی۔ ہرگز نہیں۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ مخالفت اور عداوت کی آندھی جس قدر زیادہ زور سے چلی۔ اسی قدر زیادہ قوت آپ نے اور آپ کی برکت سے آپ کی جماعت نے اس کے مقابلہ میں دکھائی۔ اور دشمنی کا طوفان جسقدر زیادہ شدت کے ساتھ آیا۔ آپ نے اور جماعت احمدیہ نے اتنا ہی زیادہ جوش اس کے فرو کرنے میں دکھایا۔

اب دنیا کی اصلاح اور حق کی اشاعت کے لئے سوائے ان کے کوئی کھڑا نہیں رہ سکتا۔ جنہیں خدا تعالےٰ کے فرستادہ نے کھڑا کیا۔ ان کے سوا اگر کوئی کھڑا ہو۔ تو اس کی حالت اس سے بہتر کبھی نہیں ہو سکتی۔ جس کا رونا برہمچاری صاحب نے رویا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی حالت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ کوئی خودساختہ واعظ یا لیکچرار ان کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ بلکہ اور زیادہ ان کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ برہمچاری صاحب کے بیان سے ثابت ہے۔ اس وقت تو کسی ایسے ہی انسان کی ضرورت ہے۔ جسے خدا تعالےٰ اصلاح خلق کے لئے کھڑا کرے اسی لئے اس زمانہ کے لئے ایک فرستادہ خدا کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ جو آ گیا۔ اور جس کے ذریعہ دنیا کی اصلاح کا کام شروع ہو گیا۔ جس میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی؀

مسلمان اپنی اور اپنے واعظین کی حالت پر کیوں غور نہیں کرتے۔ اور کیوں یہ بات نہیں سمجھتے۔ کہ ان کی مذہبی اصلاح ان کے واعظین سے نہ ہو سکتی ہے اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ برہمچاری صاحب علی الاعلان فرما رہے ہیں جب یہ صورت ہے۔ تو کیوں مسلمان انکے بھروسہ پر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں؀

ویدک اصول سے آریوں کی روگردانی

منافقین اور مصریوں کے اخراج پر نہ معلوم کیا سمجھکر ہمارے تمام مخالفوں کے دلوں میں خوشی کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ غیر احمدیوں کے اخبارات نے تو ان کے بے سروپا مضامین درج کرنے ہی تھے۔ آریوں نے بھی اپنے صفحات انکی نذر کر دیئے۔ اسی سلسلہ میں آریہ اخبار پرکاش (۲۰ر اپریل) نے "قادیانیوں کی طرف سے ویدک اصول کی عملی تصدیق" کے عجیب وغریب عنوان سے ایک نوٹ لکھا۔ جسمیں ان کی علیحدگی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے عنوان کا ثبوت اس طرح پیش کیا؀

"قادیانی مرزائیوں کی طرف سے ستیارتھ پرکاش میں مندرج الفاظ پر کہ "جو ناستک لوگ ہوں۔ انہیں جاتی پنگتی سے علیحدہ کر دیا جانا چاہئے" بارہا سخت سے سخت اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اب انہوں نے اپنی جماعت کے تین سرکردہ اشخاص کو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے نہ صرف اپنی جماعت سے نکال کر بلکہ اپنے احباب کرام کو یہ مشورہ دے کر کہ وہ ان سے بات چیت تک نہ کریں۔ اس صداقت حقہ کی ایسے طور پر تائید کر دی ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر قیاس نہیں کی جا سکتی"

ستیارتھ پرکاش کے جن الفاظ پر ہماری طرف سے اعتراض کیا جاتا رہا ہے۔ اور جو اب بھی قابل اعتراض ہیں۔ وہ وہ نہیں ہیں۔ جو پرکاش نے نقل کئے ہیں۔ بلکہ وہ یہ ہیں :-

"وید نندک ناستک کو جاتی پنگتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے"

(ستیارتھ پرکاش دوسرا ایڈیشن صفحہ ۳۵۳)

مگر "پرکاش" نے صرف جاتی پنگتی سے علیحدہ کرنیکے الفاظ نقل کئے ہیں اور "دیش" یعنی ملک سے باہر کر دینے کے الفاظ دیدہ دانستہ ترک کر دیئے ہیں ممکن ہے "قادیانیوں کی طرف سے ویدک اصول کی عملی تصدیق" کا ثبوت بہم پہنچانے کیلئے اسے ستیارتھ پرکاش کے الفاظ میں اس طرح تحریف کرنے کا حق حاصل ہو گیا ہو۔ اور بانی آریہ سماج کی منشا کے خلاف وہ ان الفاظ میں کانٹ چھانٹ کرنا جائز سمجھتا ہو لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس بددیانتی کیساتھ قادیانیوں کی طرف سے ویدک اصول کی عملی تصدیق ثابت کر دینے پر بھی آریوں کیلئے خوشی اور مسرت کا کونسا موقع ہے۔ انکے لئے تو شرم اور ندامت کی بات ہے۔ کہ آج تک کبھی انہیں اس ویدک اصول کی عملی تصدیق کرنیکی اتنی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ جتنی قادیانیوں نے بقول انکے کرکے دکھا دی ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے اس سے روگردانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ آریہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انکے ہاں کوئی ناستک نہیں ہوتا۔ اسلئے انہیں ویدک اصول پر عمل کرنیکی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ اگر ان میں سے کوئی ناستک نہ بھی ہو۔ حالانکہ ہندوؤں میں سے ہی آریہ سماجی نکلے ہوئے ہیں۔ اور آریہ سماجی ناستک ہندؤں کو سمجھا کرتے ہیں۔ تو بھی پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کا یہ ارشاد ہے۔ کہ "جو وید کو نہیں مانتا وہ ناستک ہے" اس لحاظ سے آریوں میں سے بھی ایک حصہ اور تمام سناتن دھرمی دیگر فرقوں کے ہندو ناستک قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ویدوں کو اس طریق سے نہیں مانتے جس طریق سے پنڈت دیانند صاحب منوانا چاہتے ہیں۔ اسلئے وہ سب کے سب ناستک ہوئے۔ ان کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے اس تعریف کے ماتحت ناستک ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا ان سب کے متعلق آریہ اس ویدک اصول پر عمل کرنے اور اسکی عملی تصدیق کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اگر تیار ہوں۔ تو کرکے دکھائیں۔ ورنہ ہمارا اعتراض اب بھی اسی طرح قائم اور برقرار ہے۔ جس طرح پہلے تھا۔ اور آریہ یہ کہکر اپنا دل خوش نہیں کر سکتے کہ قادیانیوں کی طرف سے ویدک اصول کی عملی تصدیق ہو رہی ہے۔

"میں (گاندھی) ہار گیا"

ایک وقت تھا۔ جبکہ لیڈروں کو سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا تھا۔ اور ان کے الفاظ کو بمنزلہ وحی بلکہ اس سے بڑھ کر سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ خواہ وہ خداتعالیٰ کے احکام کے خلاف ہی کہیں۔ تو بھی بسر وچشم منظور کیا جاتا تھا۔ ان کے لئے جانیں دینے اور فدا ہونے کے دعوے کئے جاتے تھے۔ یہ باتیں کوئی دور کی نہیں۔ کل کی ہیں۔ لیکن آج انہیں لیڈروں کی جو حالت ہے۔ اور جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے انکی عبرتناک بے بسی کا ثبوت ملتا ہے۔ مسٹر گاندھی کے خلاف آریہ سماج نے جو کچھ کیا۔ اُسے جانے دو۔ کیونکہ اس کا مقابلہ انہوں نے مردانہ وار کیا۔ وہ نہ صرف آریہ سماج کی متفقہ چیخ و پکار پر اپنی رائے میں ذرا بھی تغیر کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے حوالوں سے اپنی رائے کو پایہ ثبوت تک پہنچا دینگے اس بارے میں ان کی طاقت اور ہمت قابل داد ہے۔ لیکن کانگریس کے گذشتہ اجلاس میں جو سلوک ان کی پیش کردہ تجاویز سے کیا گیا۔ اسپر ان کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ "میں ہار گیا"۔ (ہمدم ۳ر جولائی)

گاندھی جی کو شکست پر شکست

گو ان کی تجاویز پاس ہو گئیں لیکن ایسے رنگ اور ایسے طریق سے کہ ان کا پاس ہونا بھی شکست کا مترادف یقین کیا گیا۔ چنانچہ گاندھی جی نے کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

"آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی منظور کردہ پہلی قرارداد میں سے تعزیری فقرہ حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ میری پہلی شکست ہے۔ تعداد کی کثرت مجھے دھوکا نہیں دے سکتی۔ بہت معمولی کثرت تعداد پر میں ناز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر سوراجی ارکان جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے نہ جاتے تو مجھے یقیناً شکست ہوتی۔ اس لئے میں نے جلسہ میں اس امر پر زور دیا۔ کہ وہ جلسہ گاہ سے اُٹھ کر چلے جانے والوں کی تعداد کا خیال رکھیں۔ اور قرارداد میں سے تعزیری فقرہ نکال دیں۔

دوسری قرارداد کے الفاظ وہ نہیں ہیں۔ جو اصل مسودہ میں درج تھے۔ لیکن اس کا مفاد وہی ہے۔ ضبط و نظام قائم رکھنے کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے اصول کو قائم رکھا گیا ہے۔

تیسری قرارداد یہ میری حقیقی ہزیمت کی آئینہ دار ہے۔ اب تک یہ خیال ہے۔ کہ کانگریس کی کارکن جماعتیں مجلس انتظامیہ ہیں۔ اس لئے ان مجالس میں وہ حضرات شامل ہونے چاہئیں۔ جو سردست کانگریس کے منظور کردہ نظام عمل کی تہ دل سے تائید کرتے ہیں۔ اور جو اس امر کے لئے تیار ہیں کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور سرمو تجاوز نہ کریں۔ آئینی مشکلات سے عہدہ برآ ہونا ناممکن تھا اگر کوکاناڈا کے پروگرام پر قیود عاید کی جائیں تو کانگریس کے آئین کی خلاف ورزی ہوتی۔ اگر اس قرارداد کا مفہوم وہ خیال کیا جاتا ہے۔ جو اب تک میرے دماغ میں ہے۔ تو اصل قرارداد سے دستور اساسی کی خلاف ورزی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ لیکن مجھ سے کہا گیا کہ مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں دستور اساسی کی وہ تشریح و تاویل کروں۔ جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ علم تھا۔ کہ اگر سوراجیوں کو مجلس منتظمہ میں شرکت سے محروم کرنے کے متعلق قرارداد پیش کی گئی۔ تو وہ بہت کم اکثریت سے منظور ہو سکے گی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں موجودہ قرارداد کو تسلیم کر لوں۔ اس سے میرا دل خوش نہیں ہوا۔ لیکن اس طرز عمل کے سوائے کوئی اور چارہ کار نہ تھا۔ کہ میں مخالفت ترک کر دوں۔

قرارداد چہارم نے میری شکست کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ یہ سچ ہے۔ کہ قرارداد متعلقہ گوپی ناتھ سہائے منظور ہو گئی۔ لیکن بہت معمولی اکثریت سے منظور ہوئی۔" (وکیل ۶ر جولائی)

ہندوستان کے سب سے بڑے لیڈر اور مہاتما کی یہ حالت نہایت ہی عبرتناک ہے۔ آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل ان کے متعلق کونسے تعریفی الفاظ اور القاب تھے۔ جو استعمال نہ کئے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض جہالت اور نادانی کے پتلے خداتعالیٰ کے بعض انبیاء سے ان کا مقابلہ کرتے تھے۔ نیز انہیں انسانیت سے بالاتر ہستی تسلیم کرنیوالے بھی موجود تھے۔ لیکن اب بڑی عرقریزی اور دماغ سوزی سے جو تجاویز وہ پیش کرتے ہیں۔ انہیں بھی منظور نہیں کیا جاتا اور انہیں تغیر و تبدل کر کے اس درجہ گاندھی جی کی دل شکنی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی شکست کا آپ اقرار کر رہے ہیں

گاندھی جی کی مجبوری

اس رنگ میں جبکہ گاندھی جی اپنی شکست قرار دے رہے ہیں انکی تجاویز کے منظور ہو جانے پر ان کی معاملہ فہمی اور سیاست دانی کی بیحد تعریف کی جارہی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ:۔

"دیکھنا چاہئیے کہ اس اجلاس میں شروع سے لیکر آخر تک مہاتما جی نے کس زبردست تدبر و سیاست دانی کا اظہار کیا ہے۔ اور کس طرح ان لوگوں کو چار و ناچار پھر سے کانگریس کے حلقہ میں واپس آنے پر مجبور کیا ہے۔ جو اس نظام و جمعیت سے بغاوت پر تلے ہوئے تھے۔"

بیشک ہم بھی گاندھی جی کی اس عقلمندی اور ہوشیاری کی داد دیتے ہیں۔ جس سے کام لیکر انہوں نے اپنی تجاویز کے وہ حصے حذف کر دئے۔ جو دیگر ارکان کانگریس منظور نہ کرنا چاہتے تھے۔ اور اس طرح وہ کانگریس سے علیحدہ ہو جانیوالوں کو بھی کانگریس کے حلقہ میں رکھ سکے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کی یہ کارروائی بتا رہی ہے۔ کہ وہ لوگوں کی رائے کے ماتحت چلنے والے لیڈر ہیں۔ اور دنیاوی اور سیاسی لیڈر خواہ کسی وقت کتنا عروج اور کمال حاصل کر لیں۔ اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ کہ وہ لوگوں کی مرضی اور منشا کی رو میں بہ رہے ہوتے ہیں۔ انکی ڈور دوسروں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جس طرف چاہتے ہیں۔ وہ کھینچ کر لیجاتے ہیں۔ اور ان لیڈروں کو چار و ناچار جانا پڑتا ہے۔ اس کی مثال میں گاندھی جی کو ہی دیکھ لو۔ وہ اعلان کر رہے ہیں کہ ان کی تجاویز چونکہ اصل صورت میں منظور نہیں ہوئیں اس لئے انہیں شکست ہوئی ہے۔ اور وہ موجودہ صورت میں تجاویز کے پاس ہونے پر خوش نہیں ہیں۔ لیکن سوائے اس کے ان کے لئے چارہ نہیں کہ جس طرح دوسرے کہتے ہیں اسی طرح منظور کریں۔

آسمانی اور زمینی لیڈروں میں فرق

اسکے مقابلہ میں وہ لیڈر اور راہنما جنہیں خداتعالیٰ دنیا کی رہنمائی کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ بالکل الگ رستہ اختیار کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ وہ لوگوں کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ انہیں اپنے پیچھے چلاتے ہیں۔ وہ دوسروں کی مرضی اور منشا کی ماتحتی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی مرضی اور منشا کے ماتحت انہیں لاتے ہیں۔ وہ دوسروں کی خاطر اپنے ارادوں میں تغیر و تبدل نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے دوسروں کے ارادے بدل دیتے ہیں۔ اور خواہ ایک شخص بھی ان کے ساتھ نہ ہو۔ وہ اپنے ارادہ سے کبھی نہیں ہٹتے۔ کسی مخالفت اور کسی نقصان کی پروا نہیں کرتے۔

خوش قسمتی سے اس زمانہ میں یہ نمونہ بھی موجود ہے اور وہ لوگ جو زمینی لیڈروں کے اتار چڑھاؤ دیکھتے رہتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس آسمانی لیڈر کے متعلق بھی غور کریں۔ یہ آسمانی لیڈر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ آپنے دنیا میں تن تنہا کھڑے ہو کر ساری دنیا کی عادات اور خواہشات کے خلاف آواز اٹھائی۔ ہمیشہ اپنی طرف دوسروں کو کھینچتے رہے اور بالآخر خدا کے فضل و کرم سے ایک جماعت تیار کر لی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اذان کی حکمت اور نماز باجماعت کی تاکید

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۷ر جون سنہ ۲۴ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اذان کی آواز

ابھی موذن نے اذان دی ہے اور اس اذان میں بلند آواز سے کچھ فقرات کہے ہیں۔ یہ اذان کوئی نئی اذان نہیں۔ آج ہی یہ الفاظ ہمارے کان میں نہیں پڑے۔ بلکہ جب سے ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں۔ اسی وقت سے یہ الفاظ ہمارے کانوں میں پڑتے چلے آتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب مسلمانوں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو حکم ہے کہ پیشتر اس کے کہ اسکو کوئی چیز کھلائی جائے۔ اس کے دائیں کان میں اذان کہی جائے۔ اور بائیں کان میں اقامت۔ تو ایک مسلمان کے کان میں پیدا ہوتے ہی اذان کے کلمات پڑتے ہیں۔ اور آج جو الفاظ ہم نے سنے ہیں۔ وہ کوئی جدید نہیں۔ بلکہ انہی کی تکرار ہے۔ جو پیدائش کے وقت سے سنتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ الفاظ کیوں کہے جاتے ہیں۔ اور ان میں کیا حکمت ہے ❊

اذان کے الفاظ

اس کے متعلق بہت لوگ کہدینگے۔ کہ یہ اس لئے کہے جاتے ہیں کہ نماز کے لئے لوگوں کو بلایا جائے۔ یہ سن کر لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ان الفاظ میں بلانے کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ ایک آدمی کھڑا ہو جاتا۔ جو لوگوں کو کہتا۔ نماز کے لئے آؤ۔ یا کیوں نہ ڈھول بجا دیا جاتا جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع ہو جاتی۔ یا کیوں نہ کسی بلند جگہ پر آگ جلا دی جاتی۔ جسے دیکھ کر لوگ نماز کا وقت معلوم کر لیتے یا کیوں نہ ناقوس بجا دیا جاتا۔ جس سے لوگ نماز کے وقت کا اندازہ کر لیتے۔ یا کیوں نہ گھنٹی بجا دی جاتی۔ جس سے نماز کے وقت کا پتہ لگ جاتا۔ ان سب کو چھوڑ کر یہ الفاظ کیوں اختیار کئے گئے۔ اس میں ضرور کوئی حکمت ہونی چاہیئے۔ اور جب تک ہم اس حکمت کو نہیں سمجھتے۔ اذان کی حکمت سے غافل ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ بہت لوگ پانچ وقت اذان سنتے ہیں۔ مگر خیال نہیں کرتے۔ کہ اس میں کیا سبق ہے حالانکہ اذان میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ جو میں نے پہلے بیان کی ہیں اور آج ایک اور کی طرف توجہ دلاتا ہوں:-

اذان کی ترتیب

دیکھو پہلے موذن زور سے اللہ اکبر کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے۔ پھر رسالت کا اقرار کرتا ہے۔ پھر حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ۔ پھر حی علی الفلاح کہتا ہے۔ کہ اے لوگو کامیابی کی طرف آؤ۔ پھر عجیب بات ہے دوبارہ اذان کہنے لگتا ہے۔ یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ خاص الفاظ کیوں رکھے گئے اور اس ترتیب سے کیوں رکھے گئے ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ جب موذن اذان شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہتا ہے تو پھر خاتمہ پر کیوں انہی الفاظ کو دہراتا ہے۔ اس کے جواب میں بہت لوگ کہیں گے کہ دوبارہ کہنے میں تکرار ہے۔ اور پہلے ہی الفاظ کو دہرایا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس تکرار میں حکمت کیا ہے۔ الفاظ کے لحاظ سے کوئی توازن قائم نہیں ہوتا کہ اس کے لئے تکرار ہو۔ مضمون کے لحاظ سے کوئی نئی بات نہیں مضمون وہی ہے۔ جو پہلے تھا۔ پھر تکرار کیوں؟

نماز کامیابی کی جڑ ہے

اس کے لئے جب ہم اذان کو دیکھتے ہیں۔ تو ایک لطیف حکمت اس تکرار میں پائی جاتی ہے۔ موذن توحید اور رسالت کا اقرار کرنے کے بعد حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے کہ نماز کی طرف آؤ۔ پھر حی علی الفلاح کہتا ہے کہ کامیابی کی طرف آؤ۔ اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ نماز کامیابی کی جڑ ہے۔ کیونکہ پہلے کہا کہ نماز کی طرف آؤ۔ اور پھر کہا کہ کامیابی کی طرف آؤ۔ اس سے پتہ لگا کہ ایک کامیابی کے متلاشی روحانیت کے دلدادہ اور خدا سے تعلق پیدا کرنیوالے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر وہ کامیابی چاہتا ہے تو نماز پڑھے اور نماز باجماعت پڑھے۔ کیونکہ اگر نماز باجماعت کی شرط کامیابی کے لئے ضروری نہ ہوتی تو موذن حی علی الصلوٰۃ نہ کہتا۔ بلکہ یہ کہتا کہ پڑھ لو پڑھ لو۔ تو یہ الفاظ ہی بتلاتے ہیں کہ مسجد میں بلایا جاتا ہے۔ اور باجماعت نماز پڑھنے کے لئے بلایا جاتا ہے ❊

کامیابی نماز باجماعت میں ہے

مگر سوال یہ ہے کہ کیونکر نماز باجماعت پڑھنے میں کامیابی ہے اس کا جواب آگے دیا ہے۔ اور وہ یہ کہہ کر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ یہ تکرار کے لئے نہیں لایا گیا۔ بلکہ نئے مضمون کا اظہار کیا گیا۔ پہلی دفعہ جب موذن اللہ اکبر کہتا ہے تو اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور جب یہ اقرار کر لیتا ہے۔ تو یہ حکم سناتا ہے کہ نماز کے لئے آؤ۔ اور آگے بتاتا ہے۔ کہ اگر نماز باجماعت ادا کروگے۔ تو کامیابی ہوگی۔ کیوں ہوگی۔ باجماعت نماز کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خدا کی بڑائی ظاہر ہوگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور بڑائی سے کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کی توحید اور بڑائی نہ ہو۔ تو کوئی کامیابی نہیں۔ روحانی طور پر تو یہ بات صاف ہی ہے۔ کہ وہی انسان روحانیت میں کامیاب ہوگا جو خدا تعالیٰ کی توحید کا قائل ہوگا۔ مگر دنیا کی کامیابی اور شان و شوکت بھی اسی سے وابستہ ہے۔ کامیابی کے معنی کیا ہیں۔ کہ روکیں اور مشکلات راستہ سے دور ہو جائیں۔ اور روکیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو انسانوں کی طرف سے ظاہری طور پر آتی ہیں۔ اور دوسری روحانی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اب جو شخص خدا کے لئے سب کچھ چھوڑ کر نماز کے لئے آتا ہے۔ اس کے لئے خدا تو روکیں نہیں ڈالیگا کیونکہ جب کوئی خدا کے لئے آتا ہے۔ تو اس کے راستہ میں خدا روکیں نہیں ڈالتا۔ بلکہ روکوں کو دور کرتا ہے ❊

دوسری کامیابی کے راستہ میں روکیں ڈالنے والی چیز انسان ہیں لیکن اگر دشمن دوست بن جائیں۔ تو وہ بھی روکیں نہیں ڈالتے۔ دیکھو ماں باپ بچوں کے کیسے ہمدرد ہوتے ہیں۔ انکی تربیت کرتے ہیں۔ ان کو پڑھاتے ہیں۔ ان پر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ خود فاقے اٹھاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے دلوں میں بچوں کی محبت ہوتی ہے۔ وہ چونکہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے بچے ترقی کریں۔ اس لئے وہ ان کے راستہ میں روکیں نہیں ڈالتے۔ بلکہ ان کی مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر تمام بنی نوع انسان دوست بن جائیں۔ تو ان کی طرف سے بھی روکیں حائل نہ ہونگی۔ بلکہ وہ مددگار ثابت ہونگے۔ تو فرمایا یہ نماز باجماعت کا نتیجہ ہوگا ❊

نماز باجماعت سے سبق

اب سوال یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے یہ کیونکر ہو جائیگا اس کے لئے یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ نماز باجماعت سے یہ بتاتا ہے۔ کہ جو کام مل کر ہو سکتے ہیں۔ وہ علیحدہ نہیں ہو سکتے اگر نماز سے صرف خدا تعالیٰ کا نام ہی لینا مقصود ہے۔ تو یہ گھر میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ کیا مسجد میں اگر دو دفعہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اور گھر میں ایک دفعہ۔ یا مسجد میں اگر لمبے سجدے کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ یعنی مسجد میں لوگوں کو دکھانے کے لئے لمبے سجدے کرتا ہے۔ تو یہ اسکی ریا کی نماز ہوگی۔ اور اس کے منہ پر ماری جائیگی۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسجد میں آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ ملکر کام

کیا جائے۔ اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ دیکھو جب ایک فوج کو کوچ کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو اس میں بعض کا قدم لمبا ہوتا ہے۔ اور بعض کا چھوٹا۔ لیکن مارچ کے لئے ایک خاص اندازہ رکھا جاتا ہے۔ اور سب کو ایک چال پر چلایا جاتا ہے جس سے تیز چلنے والا اپنی تیزی کو روک کر باقیوں کے ساتھ چلتا ہے۔ اور آہستہ چلنے والا تیزی اختیار کر کے دوسروں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس طرح سب مل کر چلتے ہیں۔ اسی طرح نماز ادا کرنے میں کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا دل چاہتا ہے کہ لمبی نماز پڑھیں۔ اور کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو چھوٹی نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن جماعت کے ساتھ سب کو سب کے ساتھ ملکر نماز پڑھنی پڑتی ہے اور اس سے آپس میں اتحاد پیدا ہوتا ہے اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ صفیں سیدھی کرو۔ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائینگے ؛

اتحاد کا نتیجہ

تو نماز با جماعت سے یہ بتایا کہ جو چیز ادنیٰ ہو۔ بلکہ کام کرنے سے وہ بھی اعلیٰ نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اور نماز با جماعت سے اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جب اتفاق و اتحاد مضبوط ہو جائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اور لوگ بھی آکر ہمارے ساتھ شامل ہونے لگتے ہیں۔ اس کی مثال اس برف کے ٹکڑے کی طرح ہوتی ہے۔ جو پہاڑ سے گرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اور برف راستہ میں شامل ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اتنا بڑا بنجاتا ہے۔ کہ پہاڑ کے دامن کے بعض گاؤں کو تباہ کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ سو سو گاؤں کو دبا کر لے گیا ہے۔ حالانکہ پہلے وہ ایک گیند جتنا ہوتا ہے لیکن گرتے گرتے اور برف کو اپنے ساتھ ملا کر بہت بڑا بن جاتا ہے تو قاعدہ یہ ہے۔ کہ جتنا زیادہ اتحاد ہو۔ اتنا ہی زیادہ دوسری چیزوں کو کشش کرتا ہے۔ اس لئے جتنا ہم میں زیادہ اتحاد پیدا ہو گا۔ اتنے ہی زیادہ لوگ ہماری طرف کھنچے چلے آئینگے۔

[illegible] دیکھا ہے۔ جب ریل چل رہی ہو۔ تو ساتھ چلنے والا [illegible] اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی رفتار کی کشش اپنی طرف کھینچتی جاتی ہے۔ اسی طرح جو قومیں متحد ہوتی ہیں ان میں کشش ہوتی ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کو کھینچنا شروع کر دیتی ہیں۔ تو فرمایا۔ جب متحد ہو جاؤ گے۔ اور خدا کے لئے اپنے کاموں کو چھوڑ کر نماز با جماعت پڑھو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیونکہ اس طرح جمع ہونے سے خدا تعالیٰ کی تکبیر بلند ہو گی۔ اور خدا تعالیٰ کا جلال روشن ہو گا [illegible] لازمی نتیجہ [illegible] گا کہ تمہاری مخالفت کم ہوتی جائیگی۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے ؛

نماز با جماعت پڑھنے کی تحریک

نماز میں یہ بہت بڑا سبق ہے اور اذان اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مگر افسوس کہ بہت لوگ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کئی جگہ سے نماز با جماعت نہ پڑھنے کی شکایات آتی ہیں کسی جگہ کوئی شخص اسلئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتا کہ امام صاحب سے اس کی لڑائی ہوتی ہے۔ لیکن اذان میں تو مؤذن یہی کہتا ہے کہ خواہ کچھ ہو۔ نماز با جماعت کے لئے آؤ۔ کیونکہ اگر تم لڑائیوں اور جھگڑوں کی وجہ سے مسجدوں میں آنا چھوڑ دو گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم نہ ہو گی۔ اور جب توحید قائم نہ ہو گی۔ تو تم کامیاب بھی نہ ہو گے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اذان کی حکمت سے سبق سیکھیں۔ اور سمجھیں۔ کہ دوبارہ جو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ یہ تکرار کے لئے نہیں۔ بلکہ یہ نتیجہ ہے نماز با جماعت کا جو بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح توحید پھیلیگی۔ اور جب توحید پھیلے گی۔ تو ترقی اور کامیابی حاصل ہو گی۔ اور اگر لوگ اسمیں سست ہونگے تو ان کے لئے تباہی اور بربادی ہو گی۔ پس ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ خواہ مسجد کا امام اس کا دشمن ہو۔ تو بھی چلا جائے۔ اور یہ سمجھے کہ میں خدا کیلئے جاتا ہوں تا کہ اس کی توحید پھیلے۔ اور اس کی بڑائی کا ذکر بلند ہو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے ؛

میں نے بارہا کہا ہے کہ نماز با جماعت نہایت ضروری ہے لیکن ابھی تک بہت جگہ سستی پائی جاتی ہے۔ خوب اچھی طرح سن لو جب تک یہ سستی دور نہ ہو گی۔ کامیابی نہ ہو گی

ترقی کب ہو گی

بہت لوگ پوچھتے ہیں ہماری ترقی کب ہو گی میں کہتا ہوں۔ خدا کے نبی نے جن الفاظ کو ترقی کے گر کے طور پر رکھا ہے۔ گو یہ الفاظ آپ کو نہیں بتائے گئے لیکن آپ پہلے اور کو سکھائے گئے مگر چونکہ آپ ہی نے ان کو مقرر کیا ہے۔ اس لئے آپ ہی کے ہیں۔ انہیں ترقی کا گر نماز با جماعت کی پابندی بتایا گیا ہے۔ جب تک اس گر پر عمل نہ ہو گا۔ ترقی نہ ہو گی پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیوں ہماری جلد جلد ترقی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے نفس کو الزام دیں۔ جو نماز با جماعت کی پابندی نہیں کرتا اور اپنی اس سستی اور کوتاہی کو دور کریں۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ اسلام کے احکام پر عمل کرنیوالی ہو اسلام کے مطابق ہمارے عمل ہوں۔ اور ہمارا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ خلوت و جلوت سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو جائے۔

جنازہ

ایک دوست شیر زمان صاحب تحصیلدار جو ایک عرصہ بیمار تھے۔ اور بہت مخلص تھے ایسی جگہ رہتے تھے۔ جہاں ایک بھی ....احمدی نہ تھا۔ وہ فوت ہو گئے ہیں انہیں فوت ہوئے ایک ماہ کے قریب عرصہ ہو گیا۔ میرا خیال تھا میں نے ان کا جنازہ پڑھا دیا ہے مگر اب معلوم ہوا ہے۔ نہیں پڑھایا۔ اسلئے آج پڑھاؤں گا + اسی طرح ایک عورت بھی ایسی جگہ فوت ہو گئی ہے جہاں احمدی نہ تھے اس کا بھی جنازہ پڑھوں گا

گورو کل کانگڑی کا ایک پروفیسر
مسٹر گاندھی کی تائید میں

آریہ سماج نے جب سے جنم لیا ہے۔ دوسرے مذاہب کے خلاف ناجائز حملے کرنا۔ ان مذاہب کے بانیوں کو ناپاک الفاظ سے یاد کرنا اور ان کی مقدس کتب کو قصہ کہانی قرار دینا آریوں کا مذہبی شعار رہا ہے اگر کسی نے ان کی اخلاقیات کی طرف توجہ دلائی کہ تم سناتن کسی مذہب کے خلاف زہر اگل کر مذہبی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ بلکہ دھرم پرچار کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دھرم کی حقانیت دوسروں پر ظاہر کی جائے۔ تو آریہ سماج نے اس زریں نصیحت کو پس پشت ڈال کر ناصح کے خلاف بھی سب و شتم کی بارش برسانی شروع کر دی جیسا کہ حال ہی میں مسٹر گاندھی کے متعلق آریہ سماج نے کیا۔ انہوں نے سماج کے بانی اور اس کی تصنیف ستیارتھ پرکاش پر تنقید و تبصرہ کیا تھا جو بالکل صحیح و درست تھا۔ مگر آریہ سماج نے اس کو سنتے ہی بجائے اسکے کہ اسپر ٹھنڈے دل سے غور کرتی اپنے قدیم اصول سب و شتم کا اتباع کرتے ہوئے مسٹر گاندھی کو نہایت مکروہ الفاظ سے یاد کیا۔ اور جا بجا یہ طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن اینٹ پتھر کی طرح چاروں طرف سے مسٹر گاندھی پر برسائے۔ حالانکہ مسٹر گاندھی نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کے صحیح ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اور اب تو آریوں کو بھی اسے درست تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مسٹر گاندھی کے بیان کی حرف بحرف تصدیق اس گورو کل کے ایک لائق پروفیسر نے علی الاعلان کر دی ہے۔ جس میں آریہ سماج کے پرچارک تیار کئے جاتے ہیں یعنی گورو کل کانگڑی۔ چنانچہ پروفیسر گیتو جی لکھتے ہیں :-

"بلاشک رشی سوامی دیانند جی نے دیگر مذاہب پر اعتراض کرنے میں بے انصافی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے کئی مقامات پر کچھ کا کچھ مطلب نکال لیا ہے۔ انہوں نے دیگر مذاہب پر خواہ مخواہ غلط اعتراض کئے ہیں۔ اگر سوامی دیانند جی زندہ ہوتے۔ اور شری اینڈریوز جیسی کی بنائی ہوئی انجیل کا انہیں صحیح مطلب بتاتے تو سوامی جی اپنی غلطی کو ضرور مان لیتے۔ کسی حد تک ستیارتھ پرکاش آریہ سماج کا بائیبل اب بھی ہے۔ اور زمانہ آئیندہ میں تو ضرور ہی ہو کر رہیگا۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ سوامی جی نے ہندو مذہب کو تنگ بنا دیا ہے۔ آریہ سماج میں پتھر پوجا کی بجائے ویدوں کے الفاظ کی پوجا ضرور جاری ہو گئی ہے۔ کیونکہ بغیر معنوں کے جاننے کے الفاظ کا پڑھنا اگر الفاظ کی پوجا نہیں تو اور کیا ہے ...... آریہ سماج میں کتنی ہی پارٹیاں ہیں۔ علاوہ ازیں لڑائی کے شائق اور جھگڑالو ہیں۔ اس وقت جو شدھی کی جا رہی ہے۔ وہ بے ڈھنگی اور ناواجب ہے۔ مہاتما جی کی باتوں پر آریہ سماجیوں کو گہرے طریق سے پھر غور کرنا چاہیئے" مہتہ محمد عمر بیرسٹر ایٹ لا قادیان ؛

(ترجمہ از "آریہ پتر")

اشتہارات

اشتہار زیر آرڈر ۵ نمبر رول نمبر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس میاں عبدالمجید خاں صاحب

عدالتی ڈھلواں ریاست کپورتھلہ

دولت رام ولد موتی رام کھتری ساکن مقصود پور تحصیل پھگواڑہ

بنام

حاکم علی و ہاشم علی پسران امام بخش قوم آرائیں سکنہ مقصودپور مدیونان

سماعت

مقدمہ مندرجہ عنوان مدیونان کی سکونت لاپتہ ہے۔ اس واسطے تاریخ پیشی ۹ ماہ ستمبر ۱۹۲۲ء مقرر ہوکر اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدیونان تاریخ پیشی پر حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری کے حکمنامہ تجویز ہوگا:

۳ر ہاڑ ۱۹۸۱

بعدالت خان غلام حسن خانصاحب سیول جج

پشاور۔ چھاؤنیات

گوردت سنگھ ولد دھو سنگھ۔ صدر بازار پشاور۔ مدعی

بنام

تیجہ سنگھ ولد دولت سنگھ موضع ٹھانیسر۔ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم۔ مدعا علیہ

دعوےٰ ۷۷-۱۲-۰

مقدمہ بالا تاریخ پیشی ۱۷/۸/۲۲ مقرر ہے۔ چند بار سمنات جاری کئے گئے۔ مگر مدعا علیہ تعمیل سے گریز کرتا ہے۔ لہذا حسب درخواست مدعی اخبار میں مشتہر کیا جاوے۔ کہ مدعا علیہ تاریخ بالا پر اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہوکر جوابدہی نالش مرقومہ بالا کی نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ آج یہ اشتہار بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا: یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

مہر عدالت — دستخط حاکم

پراسپکٹس

سب اوورسیر۔ اوورسیر۔ سب انجینیر کلاسز کے پراسپکٹس معہ فہرست ملازم شدہ طلباء کے سول انجینیرنگ کالج کپورتھلہ سے مفت طلب فرمایئے جو بامداد و سرپرستی عالیجناب شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہ جاری ہے جسکی تعلیم ضبط اور نظم ونسق وغیرہ کی تعریف ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر صاحب بہادر انڈیا۔ ایسے حکام اور بہت سے انجینیرز معائنہ کرکے تحریر فرماچکے ہیں

وصیت نمبر ۲۰۳۳

میں امۃ الحلیم زوجہ چوہدری انور خاں قوم راجپوت سکنہ چھینہ ڈاکخانہ خاص تحصیل انبالہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ صرف زیور قیمتی سات سو روپیہ اور سترہ سو روپیہ ہے۔ کوئی جائداد غیر منقولہ اس وقت نہیں ہے۔ میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جوکہ دو سو چالیس روپے ہوتے ہیں علاوہ اسکے میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد اور زیادہ ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا کوئی رقم یا ایسی جائداد داخل کرونگی تو وہ قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی والسلام

خاکسار: امۃ الحلیم اہلیہ چوہدری انور خاں۔ مالک احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری دروازہ۔ دہلی۔

گواہ شد: فضل احمد خاں ٹیچر ہائی سکول۔ قادیان

گواہ شد:۔ انور خاں احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری گیٹ خاوند موصیہ مذکورہ ۱۰/۶/۱۹۲۲

وصیت نمبر ۲۱۰۷

میں گوہر علی ولد جمعیت بخش۔ قوم ارائیں۔ سکنہ کوٹلہ افغاناں۔ حال مہاجر قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتا ہوں:

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا ایسی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(الف) چک ۲۰۶ رکھ برانچ ضلع لائل پور میں میری مزروعہ وغیر مزروعہ قریباً ایک مربعہ کے ہے۔ جو تین مربعوں میں الگ الگ واقعہ ہے۔ میں نے [illegible] روپے میں وہ زمین خرید کی تھی۔ میں اب اس خیال سے کہ انجمن کو میرے بعد کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کی قیمت فراخدلی سے مبلغ ۶۰۰۰ روپے لگاتا ہوں:

(ب) قادیان ضلع گورداسپور میں متصل مہمان خانہ ۱۹ مرلہ زمین قیمتی الف روپے ہے۔

(ج) ایک کنال اراضی محلہ دارالفضل میں واقعہ ہے جس کی قیمت ۵۰۰ روپے ہے۔

(د) سٹور احمدیہ میں [illegible] روپے جو بعد خسارہ [illegible] فیصدی وضع کرنیکے مجھے [illegible] روپے ملے گا:

(س) [illegible] نقد میرے پاس موجود ہے۔

(ص) یکصد روپیہ بک ڈپو میں ہے۔ نیز [illegible] میں نے بطور قرضہ دیا ہوا ہے۔ یہ کل جائداد قیمتی [illegible] ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کے عوض میں [illegible] روپے کی زمین جو متصل مہمان خانہ واقعہ قادیان میں ہے اسکا آج ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مالک قرار دیتا ہوں۔ اور اس کا قبضہ بھی دیتا ہوں۔ اور نیز میں یہ وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ اگر اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو جاوے۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنا حق میری جائداد سے وصول کرے۔ ۲۸/۶/۲۲

العبد:۔ گوہر علی ولد جمعیت بخش۔ قوم ارائیں۔ مہاجر قادیان۔ بقلم خود ۲۸/۶/۲۲

گواہ شد:۔ سربلند ارائیں۔ سکنہ کوٹلہ افغاناں۔ حال رخصتی قادیان ۲۸/۶/۲۲

گواہ شد:۔ جلال الدین راجپوت۔ سکنہ شہر فیروز حال رخصتی فیروزپور بقلم خود ۱/۷/۲۲

وصیت نمبر ۲۰۸۳

میں حسین بی بی بنت مادی قوم ارائیں سکنہ ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش [illegible]

ناجبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتی ہوں ۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ صرف منقولہ جائداد مالیتی للعہ کی ہے۔ اس موجودہ مذکورہ جائداد کا ۱/۳ حصہ مبلغ للعہ وصیت کرتی ہوں۔ اور اس فارم کے ساتھ ہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ایک روپیہ چندہ شرط اوّل بھی ادا کر دیتی ہوں۔ اس روپیہ للعہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۳ قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر اس سے اپنی زندگی میں انجمن میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کروں یا کوئی جائداد حوالہ کر دوں۔ تو اسی قدر اس حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی ۔

العبد: حسین بی بی بنت مادی چک ۲۷۶ گوکھووال

گواہ شد:۔ نظام الدین احمدی چک ۲۷۶ گوکھووال ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود چراغ دین نمبردار احمدی جماعت گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ برانچہ ۔

آئندہ کیلئے اشتہارات کی اُجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اُجرت بہر حال پیشگی ہوگی۔ عدالتی اور ریلوے اشتہار کی اُجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطع ۱۵ روپے فی صفحہ کیلئے اس سے زیادہ فی ورق ۸ روپیہ سیکڑہ زائد ۔ مینجر الفضل

قابل قدر جرمن ادویہ

نیورا لیسیتھین موتی

صرف ایک شہر سے دوسو بوتل ماہوار کا آرڈر

نیورالیسیتھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہے ہیں۔ چار مہینے میں ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آرہے ہیں۔ پچھلے ماہ میں تین سو بوتل وصول ہوئی تھی وہ دس دن میں لگ گئی۔ پھر بذریعہ تار ایک ہزار بوتل کا اور ہمیں آرڈر دینا پڑا۔ اور اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابل تعمیل پڑے ہیں۔ اور پانچ سو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ امید نہیں ہے۔ کہ یہ کافی ہوں۔ چونکہ اس وقت دوا آرہی ہے۔ فوراً درخواستیں دیجئے۔ تا دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیورالیسیتھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوائی کی خوراک نصف کر دینی چاہیئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے سے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض خنازیر سے سخت دبلے ہوگئے تھے۔ لکھتے ہیں۔ میں نے دس دن میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بے ہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو شیشیاں طلب کی تھیں۔ دوستوں ہی نے بانٹ لیں۔ جلد اور دو بوتلیں ارسال کریں۔ ایک جگہ ایک انگریز رئیس نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دوسو بوتل ماہوار کا آرڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی۔ کمزوری۔ حافظہ کی کمی۔ ذیابیطس۔ دبلاپن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچہ اور بڑھاپے کے اثرات کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک بوتل للعہ تین بوتل عللہ

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ استمال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی دردوں

بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوء ہضمی۔ سستی کیلئے ازبس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ اور امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ بی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل ایک روپیہ ۸ ر (عہ)

اَسی کیلسین ۱ و ۲

مرض اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلسیم سالٹس کی کمی ہے۔ چنانچہ بیس سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے ۔

آسی کیلسین ۱ ان ماؤں کے لئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔

آسی کیلسین ۲ ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مر جاتے ہیں۔ قیمت نمبر ا ٹکیے، نمبر ۲ ٹکیے فی ڈبیہ

کالی کلورکم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۱۰ ر ۔

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام کرنیکے لئے نہایت مفید دوا ہے قیمت ۱۰ ر

نیزالوز نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے کا پہلے نزلے کے بار بار کے دورے اللہ تعالےٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰ ر ۔

یوری کیلسین جوڑوں کے درد اور گٹھیا کا نہایت مجرب علاج۔ قیمت ہے ر

ملیریا کا حقیقی علاج بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے۔ جو ملیریا کو روکے۔ ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کا علاج وہ دوا ہے۔ جو مچھر کو دور کرے اور اس کے زہر کو فوراً دور کرے۔ ہماری دوا۔ ماسکیٹوزول رات کو ہاتھ منہ اور پاؤں پر چار یا پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا۔ اور اگر کسی وقت دوڑ کر حملہ بھی کرے۔ تو اس کے زہر کا یہ دوا وہیں ازالہ کر دیتی ہے۔ ملیریا کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں ۔ قیمت فی ٹیوب عہ

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

ایڈمنسٹر نابھ کی بجائے کونسل آف ریجنسی

معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایڈمنسٹر نابھ کی بجائے کونسل آف ریجنسی قائم کر دی جائے اور اس سلسلہ میں یہ افواہ سنی جاتی ہے کہ دو ممبران میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان ہوگا۔ جو بالترتیب ریاستہائے پٹیالہ جیند سے لئے جائینگے ؛

خودکشی کی مذموم کوشش

شملہ میں یکم جولائی کو خان بہادر سید محمد خان برطانی کونسل د متعینہ جلال آباد) نے جو آج کل شملہ میں قیام پذیر تھے۔ مسلم ہوٹل میں اپنے آپ کو گولی مار لی۔ آپ ۲۷ر جون کو شملہ پہنچے تھے۔ اور اس وقت اپنے لڑکے بھتیجے اور چچا زاد بھائی کے ساتھ مسلم ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ انہیں ہسپتال بھیج دیا گیا۔ جہاں ان کی حالت خطرناک بتائی جاتی ہے

ہندوؤں کی کانفرنس کی صدارت

سندھ میں جو پراونشل ہندو کانفرنس ہونیوالی ہے۔ اس کی صدارت پنڈت مدن موہن مالوی کرینگے ؛

مہاراجہ کرشن پرشاد کی دختر کی شادی ایک مسلمان رئیس سے

۲۴ر جون کو حیدر آباد دکن میں مہاراجہ کرشن پرشاد صاحب کی دختر کی شادی نواب ریاست علی خاں صاحب جاگیردار ولد جہاندار جنگ بہادر کے ساتھ ہوئی۔ بہت سے معززین شریک محفل تھے۔ نکاح کی رسم کے بعد بہت سی نظمیں پڑھی گئیں۔ اور دعوت دی گئی ؛

مجلس خلافت پنجاب کی تجویز

مجلس خلافت پنجاب نے طے کیا ہے۔ کہ وہ کانگرس کمیٹی اور ہندو سبھا کمیٹی کو دعوت دے۔ کہ یہ تینوں جماعتیں مل کر پنجاب میں ہندو مسلم تعلقات کو بہتر بنانے۔ فساد کے اندیشہ کو روکنے اور فساد کی صورت میں تحقیقات کر کے صحیح حالات ملک کے سامنے پیش کرنے کے لئے مصالحتی بورڈ قائم کریں ؛

ایڈیٹر شیطان اور لاحول کی گرفتاری

مسٹر منگل داس ایڈیٹر "شیطان" اور میر بسمل ایڈیٹر "لاحول" کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایڈیٹر شیطان کو ۲ ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ اس کا مقدمہ ۹ جولائی کو زیر دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند سماعت پذیر ہوگا۔ "لاحول" کے ایڈیٹر کے خلاف گوجرانوالہ میں مقدمہ چلایا جائیگا۔

اکالی جتھہ کا الہ آباد میں ورود

کلکتہ سے جو شہیدی جتھہ روانہ ہوا ہے وہ ۴ر جولائی کو الہ آباد پہونچ گیا۔ یہ جتھہ نابھ کو پیدل جا رہا ہے۔

سیاست کی سیر چشمی اور زمیندار کی دریوزہ گری

سب انسپکٹر پولیس تھانہ بھائی پھیرو نے "سیاست" کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کیا تھا۔ جس پر عدالت نے اس کے حق میں ڈگری دی۔ عدالت بالا میں اس کے متعلق اپیل دائر ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا معاصر "سیاست" لکھتا ہے۔ اگر عدالت بالا سے ڈگری بحال رہی۔ تو ہم قارئین کرام کو اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ جس طرح اب تک "سیاست" ضمانتوں کی طلبیوں اور دیوانی مقدمات میں اس کے خلاف ڈگریوں پر بھی اس نے اہل وطن کو آج تک کوئی تکلیف نہیں دی ہے۔ اور خود ہر طرح زیر بار ہوتا رہا ہے۔ اس طرح اس ڈگری کے اجرا پر بھی معزز قارئین و ہمدرد حضرات کو ایک پائی کی ادائیگی کی تکلیف نہ دی جائے گی۔ "سیاست" اس قسم کی ادائیگی کا بار بھی خود ہی برداشت کرے گا ؛

اس کے مقابلہ میں جب زمیندار پر ڈگری ہوئی ہے۔ تو اس نے اس کی ادائیگی کے لئے نہایت شرمناک دریوزہ گری سے کام لیا۔ اور لوگوں سے روپیہ بٹورا۔ مگر زمیندار کو یہ پرانی عادت ہے ؛

ملک کی سیاسی حالت پر لیڈروں کے آنسو

۳۰ر جون کو کانگرس کمیٹی کے خاتمہ پر مسٹر گاندھی نے ممبروں کو خطاب کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس سے ممبروں پر مایوسی طاری ہو گئی۔ ملک کی سیاسی حالت پر مسٹر گاندھی نے نہایت افسوس کا اظہار کیا۔ اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ دیگر ممبر بھی رونے لگ گئے۔ مختلف صوبجات کے ممبروں نے مسٹر گاندھی کو اپنے صوبوں کی وفاداری کا یقین دلایا ؛

موپلا قیدیوں کے پاس ان کے بیوی بچوں کی روانگی

حکومت مدراس کی رہا شدہ قیدیوں کو مدد دینے والی انجمن نے ۵۰ موپلوں کی عورتوں اور بچوں کو جزائر انڈومان بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ یہ عورتیں اور بچے مدراس پہنچ گئے ہیں۔ اور عنقریب کالے پانی کو روانہ ہونے والے ہیں ؛

امریکن ہوا باز انبالہ میں

الہ آباد۔ ۳ر جولائی پایونیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن ہوا باز بدھ کے روز صبح انبالہ پہنچ گیا ؛

بیکانیر سے آریہ سماجیوں کا اخراج

گوروکل کانگڑی کا ایک آریہ اپنے ایک اعلان میں لکھتا ہے۔ کہ بیکانیر سے آریوں کو اخراج کا حکم ملنے والا ہے۔ منظوری کے لئے کاغذ کونسل میں پیش کئے گئے ہیں ؛

بھائی پھیرو میں گرفتاریاں

آج تک بھائی پھیرو میں ۳۶۶ اکالی گرفتار ہو چکے ہیں ؛

مسٹر گاندھی کی تیر اندازی

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں سوراجیوں کے اعلان کے بارہ میں مسٹر گاندھی نے ان لوگوں سے جو ہندو مسلم اتحاد کے متعلق یاس انگیز خیالات رکھتے ہیں اپیل کی اور کہا۔ کہ ہندو مسلم کشیدگی کے متعلق میرا اعلان پہلا تیر ہے۔ اور ایسے بہت سے تیر ابھی میری ترکش میں ہیں جو چلائے جائینگے ؛

مسٹر داس اور پنڈت نہرو کی تقریریں

احمد آباد میں مقامی سوراج پارٹی کی نگرانی میں مسٹر داس اور پنڈت نہرو نے ایک بڑے جلسہ میں تقریریں کیں۔ داخلہ کونسل کے بارے میں مسٹر داس نے کہا۔ کہ ہماری جماعت نے ٹھان لی ہے۔ کہ تمام سرکاری کونسلوں پر قبضہ کر لیا جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر دفتری حکومت سے نبرد آزمائی ناممکن ہے۔ پھر مسٹر داس نے مسٹر ڈے کے قاتل کی حب الوطنی اور بے خوفی کا خراج تحسین ادا کیا۔ مگر ساتھ ہی اس کے فعل کو قابل ملامت ٹھیرایا۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ اگرچہ سوراجیوں اور عدم تعاونیوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن دونوں جماعتیں قینچی کے دو پھلوں کی مانند ہیں۔ جو ایک دوسرے کو تو کاٹ نہیں سکتے۔ لیکن اگر دفتری حکومت جیسی کوئی تیسری چیز ان کے درمیان آئی۔ تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے ؛

آریوں کے خلاف سناتن دھرمیوں کا جلسہ

لاہور میں سناتن دھرم کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں آریہ سماجی حلقوں میں مسٹر گاندھی پر جو غلط الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ پرجوش تقریروں سے اس امر کو واضح کیا گیا۔ کہ سناتن دھرمیوں نے ہمیشہ صبر سے کام لیا۔ اور سماجیوں نے سناتن دھرمیوں کے ساتھ ہمیشہ بے وفائی کی ہے ؛

برار کی واپسی کے اخراجات

معاصر سیاست لکھتا ہے سر علی امام جو لنڈن میں اعلیٰ حضرت نظام دکن کے دعوے برار کی حمایت کر رہے ہیں۔ علاوہ اخراجات کے ایک ہزار روپیہ روزانہ لیتے ہیں ؛

ڈاکٹر کچلو کا روزانہ اخبار

ڈاکٹر کچلو صاحب نے انتظام کیا ہے کہ وہ ایک روزانہ اخبار جاری کریں

غیر ممالک کی خبریں

سوڈان مصریوں کو نہیں دیا جائیگا

لنڈن ۳۰ر جون - آج دارالعوام میں مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم نے مسئلہ سوڈان پر حکومت مصر اور مصری پارلیمنٹ کے رویہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا - مصری پارلیمنٹ میں جو تقریریں کی گئی ہیں - اور مصر میں آتش فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے جو کارروائیاں کی گئی ہیں - ان کی توجیہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ اپنا ہاتھ سخت کرے - اور زاغلول پاشا کو گفت و شنید کرنے کی آزادی سے محروم کر دے ۔

مزدور حکومت کو ساتویں شکست

لنڈن ۳۰ر جون - آج شام کو حکومت کو پھر شکست ہوئی - یہ ساتویں شکست ہے - جو حکومت کو ہوئی مگر اس کا کوئی اہم نتیجہ نہ نکلے گا ۔

لیبر حکومت کو آٹھویں بار شکست

لنڈن ۲ر جولائی دیوان خاص میں حکومت کو مسودہ قانون اخراجات جنگ کی دوسری خواندگی کے موقعہ پر آٹھویں بار شکست ہوئی ۔

وائسرائے کی رخصت کا مسودہ

لنڈن یکم جولائی - وائسرائے کی رخصت کا مسودہ قانون دیوان عام میں "رکمیٹی سٹیج" سے گذر چکا ہے -

کبرسنی کی پنشن کا مسودہ قانون

لنڈن یکم جولائی آج دیوان عام میں "اولڈ ایج پنشن" کبرسنی کے مسودہ قانون کی دوسری خواندگی عمل میں آئی -

ترک قسطنطنیہ کو دارالخلافہ بنائینگے

قسطنطنیہ میں پھر مسئلہ خلافت نہایت زور کے ساتھ میدان میں آیا ہے - جریدہ جمہوریت لکھتا ہے - کہ اگر ترکوں کو کوئی مفر نہ رہا - تو وہ اس شرط پر آستانہ کو مستقر خلافت بنانے پر راضی ہو جائینگے - کہ مسلمانان عالم نفقات الخلافت کا بار اپنی جیبوں سے برداشت کریں - اس بات کا فیصلہ آئندہ مجلس اسلامی پر منحصر ہوگا

ایک اڈیٹر کا قتل

پاونیر کا نامہ نگار طہران لکھتا ہے کہ اخبار توشیتہ سینچری (بیسویں صدی) کے ایڈیٹر کو گولی مار دی گئی - چونکہ ایڈیٹر جمہوریت کا سخت مخالف تھا - اس لئے قتل کے سلسلہ میں اس کے مخالف جمہوریت خیالات کو اہمیت دی جارہی ہے ۔

رود بار انگلستان کے نیچے سرنگ

رود بار انگلستان کے نیچے زمین میں سرنگ نکالنے والی کمیٹی کے ارکان اس تجویز پر کابینہ میں بحث سے مایوس ہو گئے ہیں - وہ تجویز کریں گے - کہ دارالامراء اور دارالعوام کی ایک مشترک کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے -

روس اور ایران میں تجارتی معاہدہ

طہران ۳ر جولائی ایرانی اور روسی تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ۔

امریکہ کے صدر کا انتخاب

نیویارک ۲ر جولائی - ۳۰ مرتبہ رائے شماری کے بعد بھی انتخاب کے متعلق کوئی نتیجہ نہ نکلا - مسٹر میکاڈو گورنر اسمتھ کے مقابلہ میں طاقت حاصل کر رہے ہیں - لیکن اب تک مطلوبہ کثرت بھی ان کو حاصل نہیں ہوئی - مسٹر ڈیوس سابق امریکن سفیر متعینہ لنڈن تیسرے نمبر پر ہے ۔

ایک ڈاکٹر کو دس ہزار فرانک جرمانہ

فرانس کی ایک عدالت نے ایک سرجن کو حکم دیا - کہ وہ ایک مریض کو دس ہزار فرانک جرمانہ ادا کرے - کیونکہ اس کے زخم میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا کپڑے کا رہ گیا تھا - جس کے لئے اسے دوبارہ اپریشن کرانا پڑا ۔

زاغلول پاشا کو لیبر پارٹی کی دعوت

لنڈن ۲ر جولائی ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے - کہ بڑے بڑے ارکان حزب العمال نے زاغلول پاشا کو حسب ذیل تار ارسال کی ہے - مصر کے بہترین خیر خواہ اور نیک سگال امید کرتے ہیں - کہ آپ مسٹر میکڈانلڈ کے مدعو کرنے پر ضرور جانب لنڈن قدم رنجہ فرمائینگے - تاکہ مسٹر مذکور سے بذات خاص مسائل حاضرہ پر گفتگو کی جائے ۔

حامیان خلیفہ عدالت میں

مسجد سفلکہ کے امام کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا تھا - کہ اس نے قوم کو حکومت انگورہ کے فیصلہ خلافت کے خلاف اشتعال دلایا تھا - انگورہ کی عدالت فوجداری نے اس کے مقدمہ پر غور کیا - گورنر علاقہ نے حکم دیا ہے - کہ اس شخص کو قانون خیانت وطن کی دفعہ نمبر ۱ کے مطابق حبس دوام کی سزا دی جائے ۔

عراق میں بمباری

لنڈن ۳ر جولائی - دارالعوام میں مسٹر لینسبری نے سوال کیا - کہ عراق میں جو بمباریاں کی گئی تھیں - ان سے کس قدر اتلاف جان ہوا - نائب وزیر فضائی نے جواب دیا - کہ فضائی حملوں نے خواہ وہ کتنی ہی افسوسناک ہوں - بہت سی صورتوں میں فتنہ و فساد کا ابتدائی درجوں میں خاتمہ کر دیا ہے - ورنہ بصورت دیگر سخت اتلاف جان ہوتا - حال ہی میں قبائل نے عراق پر حملہ کیا تھا - اور صرف ایک ہی حملہ کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ۱۴۴ مرد اور ۷۰ عورتیں اور بچے قتل کر ڈالے گئے - اور جس قدر مرد اور لڑکے اسیر ہوئے ان سب کو تیغ کے گھاٹ اوتار دیا گیا - اس قسم کی تاخت و تاراج کا فضائی حملوں نے قطعی سدباب کر دیا ہے - گذشتہ پانچ ماہ میں پانچ مرتبہ بمباری کی گئی ہے بجز ایک موقعہ کے اور تمام صورتوں میں دو روز قبل باشندوں کو اطلاع دی جاتی تھی - کہ وہ نکل جائیں - جس حالت میں اطلاع نہیں دی گئی تھی - اس کی صورت یہ تھی - کہ اہل قبائل نے پولیس پر حملہ کیا تھا - اور ایک پولیس افسر اور تین آدمیوں کو قتل کر ڈالا تھا ۔

مراکش کی جنگ

لنڈن ۳ر جولائی - میڈرڈ پایہ تخت ہسپانیہ کو اس قسم کی خبریں ذخیرہ شدہ موصول ہو رہی ہیں - کہ مراکش میں ہسپانوی افواج اور قبائل ریف کے درمیان شدید معرکہ آرائیاں ہو رہی ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ ہسپانیہ کی فوجیں "نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" کی مصیبت میں پھنسی ہوئی ہیں - نہ حوصلہ قرار ہے - نہ موقعہ فرار - کیونکہ غنیم دریائے یاجران کے ہر دو جانب گولیاں برسا رہا ہے ۔

ہندوستانی سیاسی مجرمین اور انتقامی کونسل

دارالعوام میں سر چارلس ییٹ نے سوال کیا - کہ کیا نائب وزیر ہند کو یہ معلوم ہے - کہ سوراج پارٹی اس وقت صوبہ متوسط کی مجلس قانون ساز پر حاوی ہے - اور وہ ایک ایسا مسودہ قانون نافذ کرنے کا ارادہ کرتی ہے - جس کی رو سے سیاسی سزا پائے ہوئے لوگوں پر وہ قیود نہ باقی رہیں گی - جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے انتخابی قوانین کے بموجب عائد ہوتی ہیں - اس کا جواب وزیر ہند گرچرڈس نے دیا - کہ مجھے اس ارادہ کی خبر نہیں - لیکن کسی پروانشل کونسل کو اختیار نہیں - کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے کسی قانون کو منسوخ کرے ۔

فرانس اور برطانیہ میں پھوٹ

ایم ہیریٹ صدر جمہوریہ فرانس نے برطانیہ عظمےٰ کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں یہ بیان کیا ہے - کہ برطانیہ نے لنڈن کانفرنس کی دعوت کے سلسلے میں جو تجاویز پیش کی ہیں - فرانس اپنے آپ کو ان کا پابند خیال نہیں کر سکتا